بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۰
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
روزنامہ
الفضل
قادیان
ایڈیٹر غلام نبی
یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۲۴ ماہ محرم ۱۳۶۱ ہجری | ۱۱ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آج بعد نماز ظہر سفر سندھ پر تشریف لے گئے ۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ۔ سیدہ ام متین صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ ہیں نیز جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد پرائیویٹ سکرٹری اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال بھی ساتھ گئے ۔ سیدہ ام طاہر صاحبہ لاہور تک حضور کے ہمراہ تشریف لے گئیں حضور کا ایڈریس معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجیجی جے ریلوے ضلع تھرپارکر سندھ ہوگا ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ ان کی علالت کے باعث جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سندھ نہیں گئے ۔ بعد میں جائیں گے ۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی جگہ خانصاحب منشی برکت علی صاحب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

کانگرس، مسلم لیگ اور حکومت

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ شاکر

(۶)

میں نے سوا راج کا ذکر کیا ہے پہلے جنگی خطرات کا ذکر میں کر چکا ہوں ۔ اس لئے ضمناً اس کے متعلق بھی کچھ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ یہ سوال بہت اہم ہے اور موجودہ وقت میں حکومت اور رعایا میں لڑائی

بہت نازک اور خطرناک

ہے ۔ اور ملک کا ہر ایک بہی خواہ اسے دور کرنے کی کوشش میں ہے ۔ اس وقت کانگرس ملکی حکومت کے لئے مطالبہ کر رہی ہے مسلم لیگ اس کی اس وجہ سے مخالف ہے کہ جب تک مسلمانوں کے حقوق کا فیصلہ نہ ہو کوئی نیا نظام قائم نہیں کرنا چاہیئے ۔ اور حکومت کہہ رہی ہے ۔ کہ جب تک ہندو و مسلمان متحد نہ ہوں ۔ ہم کچھ نہیں دے سکتے اس میں شبہ نہیں ۔ کہ ان تینوں میں اس وقت اختلافات ہیں ۔ اور ہم جو

نہ تین میں ہیں اور نہ تیرہ

میں یہ کہہ رہے ہیں ۔ کہ یہ موقعہ بہت اہم ہے ۔ اس وقت ملکی فضاء کو درست کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی کارروائی ضرور کرنی چاہیئے ۔ تا ملک سے فساد دور ہو ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ جتنا یہ سوال اہم ہے اتنا ہی اس کی طرف وہ توجہ نہیں دی جا رہی ۔ جو دی جانی چاہیئے ۔ اور حقیقت یہ ہے ۔ کہ یہ تینوں ہی سنجیدگی سے کام نہیں لے رہے ۔

پہلے میں

حکومت کی پوزیشن

کو لیتا ہوں ۔ انگریز کہتے ہیں ۔ کہ پہلے ہندو و مسلمان متحد ہوں ۔ اور کوئی متفقہ مطالبہ پیش کریں ۔ پھر ہم مزید حقوق دینے کے سوال پر غور کریں گے ۔ اور بظاہر یہ بات معقول نظر آتی ہے ۔ اور انسان خیال کرتا ہے ۔ کہ

انگریز بیچارے

کیا کریں ۔ جب یہ دونوں قومیں آپس میں پہلے ہی لڑ رہی ہیں ۔ تو اگر انگریز حقوق دے بھی دیں ۔ تو اور خانہ جنگی شروع ہو جائے گی ۔ مگر غور کیا جائے ۔ تو یہ جواب درست نہیں ۔ سوال یہ ہے ۔ کہ اگر

ہندو و مسلمان آپس میں صلح کر لیں

اور کامل آزادی کا مطالبہ کریں ۔ تو کیا انگریز یہ مطالبہ پورا کر دیں گے ۔ اور ہندوستان کو مکمل آزادی دے دینگے ۔ میں نے تو کبھی ان کی طرف سے کوئی ایسا اعلان نہیں پڑھا ۔ اور جب وہ اس کے لئے تیار ہی نہیں ۔ تو کوئی وجہ نہیں ۔ کہ مزید حقوق کے لئے اس اختلاف کو عذر بنایا جائے اور کہا جائے ۔ کہ اگر ہندو مسلم صلح کر لیں ۔ تو

ہندوستان کو مزید حقوق

مل جائیں گے ۔ اگر حکومت کی نیت واقعی یہ ہوتی ۔ کہ ہندو مسلمان آپس میں صلح کر لیں ۔ تو اسے چاہیئے تھا ۔ کہ بتا دیتی ۔ کہ اگر یہ صلح ہو گئی ۔ تو وہ کیا حقوق دے گی ۔ اور یہ کہ اگر ہندو مسلمانوں نے صلح نہ کی ۔ تو وہ کیا قدم اٹھائے گی ۔ اگر ہندو مسلم اتفاق کے بعد بھی وہ

آزادی کامل

دینے کیلئے تیار نہیں ۔ تو پھر اس کا یہ جواب صریحاً غلط ہے جو وہ کانگرس کو دیتی ہے ۔ گورنمنٹ کا یہ جواب اسلئے بھی غلط ہے ۔ کہ وہ پہلے ہندو مسلمانوں اور سکھوں میں اختلافات کے باوجود بعض حقوق دے چکی ہیں ۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۳۵ء جو ہے ۔ اس کے متعلق بھی تو

ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں اتفاق

نہ تھا ۔ اور اس اتفاق کے نہ ہونے کے باوجود اس نے حقوق دے کر یہ بتا دیا ہے کہ ہندوستان کو حقوق دینے کے لئے وہ ان قوموں کے اتحاد کو ضروری نہیں سمجھتی ۔ پھر جب وہ پہلے ایسا کر چکی ہے ۔ تو اب یہ شرط کیوں لگاتی ہے ۔ ہاں اگر انگریز ہندوستان کو بالکل اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہتے ہوں ۔ جس طرح ڈومینیز کو ان کے حال پر چھوڑا گیا ہے ورنہ میں اس قسم کی آزادی کا قائل نہیں کہ ہندوستان برطانوی ایمپائر سے الگ ہو جائے ۔ یہ زمانہ ملکوں میں اتحاد پیدا کرنے کا ہے ۔ نہ کہ نئی کلی آزاد حکومتوں کے بنانے کا) اور اس ملک کو کامل آزادی دے دینے کا فیصلہ کر چکے ہوں ۔ تو پھر حکومت کا یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے ۔ کہ جب تک ہندو مسلمانوں میں صلح اور اتفاق نہ ہو ہم آزادی کیسے دیدیں ۔ کیونکہ جب مختلف قوموں میں اس وقت بھی فساد ہو رہے ہیں ۔ تو آزادی حاصل ہونے کے بعد اور زیادہ ہونگے ۔ پس میرے نزدیک

اگر گورنمنٹ واقعی ملک میں امن چاہتی ہے

اور ہندو مسلمانوں میں صلح کی خواہشمند ہے تو اسے اعلان کر دینا چاہیئے ۔ کہ اگر یہ قومیں متحد ہو کر اور متفقہ مطالبہ لے کر آئیں ۔ تو ہم ہندوستان کو کلی آزادی دے دیں گے ۔ یا پھر دوسری بات دیانت کے لحاظ سے یہ ضروری ہے ۔ کہ وہ اعلان کرے ۔ کہ اگر یہ صلح نہ ہوئی ۔ تو پھر اس کا رویہ کیا ہوگا ۔ مثلاً اسے اعلان کر دینا چاہیئے ۔ کہ اس صورت میں وہ کچھ نہ دے گی ۔ اس سے بھی صلح کی طرف توجہ ہو جائے گی

پس

صحیح طریق

یہ ہے ۔ کہ حکومت اعلان کر دے ۔ کہ صلح کر لو ۔ تو کامل آزادی دے دی جائے گی ۔ اور یہ کہ اگر صلح نہ کرو گے ۔ تو کچھ نہ دیا جائے گا ۔ اس کا موجودہ طریق تو یہ ہے ۔ کہ وہ ہندو مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کے باوجود

مزید تبدیلی

حکومت میں کر دیتی ہے ۔ اور پھر جب اگلا مطالبہ ہوتا ہے ۔ تو کہتی ہے ۔ کہ پہلے صلح کرو ۔ اور پھر آؤ ۔ اور یہ

بالکل غلط طریق

ہے۔ اگر وہ اس طریق کو اختیار کرے۔ جو میں نے پیش کیا ہے۔ تو اس سے ان لوگوں کو تقویت حاصل ہوگی۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ جنگ کے دنوں میں حکومت اور رعایا میں صلح ہونی چاہیئے۔ اگر حکومت نے سمجھوتہ کے بغیر بھی حقوق دے دینے ہیں۔ یا سمجھوتہ کے بغیر بھی کامل آزادی نہیں دینی۔ تو پھر سمجھوتہ کا سوال اٹھانا دیانتداری نہیں۔ اور

حکومت کو چاہیئے

کہ اس رویہ کو فوراً بدل دے۔ یوں تو وائسرائے ہند اور سب گورنر بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ صلح کر لینی چاہیئے۔ مگر انہیں یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ صلح کے لئے کوئی ماحول بھی تو ہونا چاہیئے۔ ہندوستانیوں کے مطالبہ کا جو جواب حکومت دیتی ہے۔ وہ صلح کے لئے ماحول پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوسکتا۔ جنگ سے ڈرا کر صلح کا مطالبہ تسلی دینے والا جواب نہیں۔ اور ایسے جوابات سے دل صاف نہیں ہوتے۔ ایسے جوابات سے دلوں میں بغض بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ دوسرا فریق خیال کرتا ہے۔ کہ میری مشکل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

دوسری طرف

کانگرس

اپنی بات پر مصر ہے۔ وہ حکومت سے کہتی ہے کہ ہم خود صلح کرلیں گے۔ تم بہرحال ہمیں حقوق دے دو۔ یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔ اسے کوئی

معین بات کرنی چاہیئے

یا تو وہ صاف لفظوں میں یہ کہہ دے۔ کہ مسلمانوں کی رائے کا ملک کے آئندہ انتظام میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ ہندوؤں کے مقابلہ میں ان کی آبادی کی نسبت تین اور ایک کی ہے۔ اور ڈیموکریسی کا اصول یہ ہے۔ کہ تین ایک پر حکومت کریں۔ اس سے مسلمان اپنی پوزیشن کو سمجھ لیں گے۔ اور انہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ آئندہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اور وہ اپنے لئے جو راستہ موزوں سمجھیں گے اختیار کرلیں گے۔ پس

ہندوؤں کو چاہیئے

کہ یا تو یہ اعلان کردیں۔ کہ آئندہ نظام میں اکثریت کی رائے ہی مانی جائے گی۔ خواہ وہ خالصۃً ہندو کی کیوں نہ ہو۔ اور یا پھر یہ بتائیں کہ یہ اندرونی جھگڑے کس طرح طے ہونگے۔ اور اگر وہ تسلیم کریں۔ کہ مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ اور اقلیتوں کو بہرحال مطمئن کیا جائے گا۔ اور ان کی رائے کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ تو پھر وہ سوچیں کہ جب تک

ہندوؤں اور مسلمانوں میں فیصلہ

اور سمجھوتہ نہ ہو۔ انگریز اگر حقوق دیں تو کسے دیں۔ اور اس طرح وہ مسلمانوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ کرکے گویا اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ انگریزوں کی طرف سے جو جواب دیا جاتا ہے وہ صحیح ہے ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ تو بھی صاف کہہ دیں۔ کہ مسلمانوں کی کوئی پروا نہ کی جائے گی۔

اکثریت کی حکومت ہوگی

بہرحال انہیں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنی چاہیئے۔ ہم نے کانگرس سے دریافت کیا تھا۔ کہ آیا کانگرسی حکومت میں

تبلیغ اور تبدیلیٔ مذہب کی اجازت

ہوگی۔ اس کا جواب یہ ملا۔ کہ فلاں ریزولیوشن دیکھو۔ ہم نے لکھا کہ اس کے معنی ہم پر واضح نہیں ہیں۔ وضاحت سے بتایا جائے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو جواب دیا گیا۔ کہ ہم کسی ریزولیوشن کے معنی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ تو یہ کتنی دھوکہ بازی ہے کہ صفائی سے کوئی بات کی ہی نہیں جاتی۔

تیسرا فریق

مسلم لیگ

ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کانگرس کوئی فیصلہ نہ کرے۔ کوئی حقوق ملک کو نہ دیئے جائیں۔ تو گیا اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اگر وہ راضی نہ ہوں تو سارا ملک ہی حقوق سے محروم رہے۔ اگر یہ اصول مان لیا جائے۔ تو پھر تو اقلیتیں سب کچھ ہی لوٹنے کی کوشش کریں گی۔ کیونکہ انہیں علم ہوگا۔ کہ ہماری رضامندی کے بغیر تو کوئی قوم بھی کچھ نہیں لے سکتی۔ اس لئے لازمی طور پر ہمیں راضی کیا جائے گا۔ اور

یہ کہاں کی دیانتداری ہے

پھر ہم نے دیکھا ہے کہ اسمبلیوں میں مسلم لیگ کے ممبر زیادہ تر آزادی کے حق میں اور گورنمنٹ کے خلاف ہی رائے دیتے ہیں۔ اور مسلم لیگ پارٹی [illegible] کرتی ہے۔ کہ ہر ایک معاملہ میں گورنمنٹ کو شکست دلوائے۔ اور اس طرح وہ علانیہ کانگرس کے مطالبہ کی تائید کرتی ہے پس مسلم لیگ کا یہ مطالبہ کہ جب تک وہ راضی نہ ہو ملک کو کوئی حقوق ہی نہ دیئے جائیں ایسا ہے۔ کہ زیادہ دیر تک اصلاحات میں تعویق ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ یہ ایسی الجھن ہے۔ کہ اسے دور کرنا

حکومت کا فرض

ہے۔ اور ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کو جو وہ روک ظاہر کر رہی ہے۔ وہ بالکل نامناسب ہے۔

مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم

جب نافذ کی گئی۔ اس وقت بھی ہندو مسلمان متحد و متفق نہ تھے۔ پھر جب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے نتیجہ میں ہندوستان کو کچھ مزید حقوق دیئے گئے۔ اس وقت بھی ان میں سے کوئی راضی نہ تھا۔ اور ان موقعوں پر حکومت نے ہندوستان کو حقوق دے کر عملاً بتا دیا کہ وہ ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کے بغیر بھی حقوق دینے کو تیار ہے۔ اس لئے جو جواب وہ اس وقت دے رہی ہے۔ وہ معقول تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اور موجودہ الجھن کا یہی حل ہے کہ حکومت جو کچھ دینا چاہتی ہے اس کا اعلان کردے۔ اس سے قبل حکومت ثالث کی حیثیت اپنے لئے قبول کرچکی ہے۔ اور اس نے اس حیثیت سے دو فیصلے کئے ہیں۔ اور اسی طرح اب تیسرا بھی کرسکتی ہے۔

ہندو مسلمانوں کے اتفاق کا عذر درست نہیں

کیا جب انگریز یہاں آئے تھے۔ تو ہندو مسلمانوں سے پوچھ کر اور ان کی رضامندی سے آئے تھے۔ ان کے یہاں آنے کی تصدیق کس نے کی تھی۔ جب انہوں نے ہندوستان پر قبضہ ہندو مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر کرلیا تھا تو اب اسے چھوڑنے کے لئے وہ ان کی رضامندی کو اس قدر ضروری کیوں سمجھتی ہے۔ جب وہ ان دونوں کی رضامندی کے بغیر یہاں آگئی تھی۔ تو گویا اس نے اس اصل کو تسلیم کرلیا تھا۔ کہ وہ ان کی رضامندی کی پابند نہیں۔ تو پھر اب اسی اصل کے مطابق جو دینا چاہتی ہے دے دے۔ اسے چاہیئے کہ اعلان کردے۔ کہ اس کے نزدیک اس اس طرح سب قوموں کے حقوق محفوظ رہ سکتے ہیں لیکن اگر یہاں کی مختلف قومیں آپس میں کوئی فیصلہ کرلیں۔ تو وہ اسے منظور کرے گی۔ میرے خیال میں حکومت کو چاہیئے کہ اعلان کردے۔ کہ جنگ کے ختم ہونے کے ایک سال بعد

ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دے دیا جائے گا

اور مختلف اقوام کے حقوق برطانوی حکومت ان قوموں کے ان نمائندوں سے مشورہ کرنے کے بعد جو اسے مشورہ دینے پر آمادہ ہوں۔ خود مقرر کردے گی۔ ہاں اس سے پہلے پہلے اگر ہندو مسلمان کوئی متفقہ مطالبہ ہمارے سامنے لے آئیں گے تو اسے مان لیا جائے گا۔ یہی طریق دیانتدارانہ ہے۔ اور حکومت کو چاہیئے کہ اسے اختیار کرے۔ اس اعلان کے نتیجہ میں یقیناً ہندو مسلمانوں کو مناسب سمجھوتہ کی طرف توجہ ہوگی۔ ورنہ موجودہ وقت میں ہندو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر تنگ آکر حکومت کچھ نہ کچھ دے گی اور وہ ڈیماکریسی کے اصول پر ہی ہوگا۔ جس سے بہرحال ہندوؤں کو ہی فائدہ پہونچے گا۔ اور مسلمان خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں

اپنے گلے پر چھری

کیوں پھیریں۔ وہ کیوں نہ زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کے لئے لڑتے رہیں۔ اور اس طرح باہمی اختلاف کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جاتا ہے۔

سابقون کی پہلی فہرست

تحریک جدید سال ہشتم کی قربانیوں کا وعدہ کرنے والے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال ہشتم کے وعدے سو فی صدی پورے کرنے والوں کے لئے فرمایا ہے۔ کہ جو احباب ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے مرکز میں سو فی صدی داخل کردیں گے وہ السابقون کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں پہونچ جائے۔ اور جو احباب قسط وار دینا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی ماہوار قسطیں ادا کریں۔ ایسے اصحاب کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۱ مارچ تک ادا کریں۔ جن کا وعدہ دسمبر جنوری۔ فروری کا تھا مگر وہ ادا نہیں کرسکے۔ وہ فروری میں ادا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ پھر جن کا وعدہ اپریل یا اس کے بعد کا ہے۔ انہیں بھی پوری توجہ سے آخر مارچ تک ادا کرنا ضروری ہے۔ تا وہ بھی السابقون کی پہلی فہرست میں آسکیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزم و استقلال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں خدا تعالیٰ نے دینِ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا جس قدر جوش ابتدائے زندگی سے ہی ڈال دیا تھا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب آپ نے دیکھا کہ کشتیٔ اسلام منجدھار میں پڑی ہچکولے کھا رہی ہے۔ اور ہر چہار جانب سے عاقبت نااندیش دشمن تخریبِ اسلام کے درپے ہے تو آپ نے اس کی حفاظت کے لئے براہین احمدیہ کے نام سے ایسا قلعہ تیار فرمایا۔ جو نہ صرف اسلام کی حفاظت کا کام دینے لگا۔ بلکہ دشمنوں پر وار کرنے میں بھی کام آنے لگا۔ چنانچہ اس میں آپ نے تمام مخالفینِ اسلام کو مخاطب کر کے لکھا:۔

"میں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں۔ یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع اربابِ مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہیں۔ اتماماً للحجت شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کی ہیں۔ اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلا دیں۔ یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکیں۔ تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے۔ یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو۔ تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے۔ تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں۔ کہ ایفائے شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آ گیا۔ میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض دخل دے دوں گا۔ مگر واضح رہے۔ کہ اگر اپنی کتاب کی دلائل معقولہ پیش کرنے سے عاجز اور قاصر رہیں۔ یا برطبق اشتہار خمس تک پیش نہ کر سکیں۔ تو اس حالت میں بصراحت تمام تحریر کرنا ہوگا۔ جو بوجہ ناکامل۔ یا غیر معقول ہونے کتاب کے اس شق کے پورا کرنے سے مجبور اور معذور رہے"

چونکہ اس تحدی کا کسی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اس لئے ہر طرف سے مخالفت شروع ہو گئی۔ کوئی اور ہوتا۔ تو مخالفت کی شدت اور حملہ آوروں کی کثرت سے مرعوب ہو کر خاموش ہو جاتا۔ مگر آپ نے یہ اعلان فرما دیا۔ کہ وہ مسیح ناصری علیہ السلام جسے عیسائیوں اور ان کے ہمنواؤں نے آج تک جسمِ خاکی سمیت چرخِ چہارم پر زندہ سمجھ رکھا ہے۔ عرصہ ہوا گزریں۔ اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھار گئے۔ چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا۔ کہ:۔

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولا" (تذکرہ)

اس پیغام پر اہلِ اسلام کا ایک بہت بڑا حصہ جو پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا آخری سہارا سمجھ رہا تھا۔ آپ سے کٹ کر دشمن کے ساتھ جا ملا۔ اور انتہا درجہ کی مخالفت کی۔ لیکن آپ نے کمال جرأت اور دلیری کا ثبوت دیا۔ غیر مذاہب کے لوگوں کے حملوں کو رد کرنے کے علاوہ مسلمانوں کے عقائد کی بھی اصلاح شروع فرما دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔ کہ عام مسلمانوں کا یہ خیال کہ خونی مہدی آئے گا۔ اور بزورِ شمشیر اسلام پھیلائے گا۔ ایک لغو قصہ، اور بے سروپا کہانی ہے۔ اسلام اپنی اشاعت کے لئے کبھی جبر و اکراہ کا محتاج ہوا نہ ہوگا اور موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے مہدی بنا کر بھیجا ہے۔

اس دعوے کے بعد حکومت بھی چوکنی ہو گئی۔ اور مخالف علماء نے اسے بدظن کرنے کی پوری کوشش کی۔ مگر آپ کی جدوجہد میں کوئی فرق نہ آیا۔ بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔

پھر وہ زمانہ آیا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ ظاہر فرمایا۔ کہ سکھ قوم کے پیشوا گورو نانک دیو جی مہاراج گو ہندو گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ مگر چونکہ دل کے پاک اور نیت کے صاف تھے۔ اس لئے تحقیقات کے بعد مشرف باسلام ہو گئے۔ اور دینِ متین سے ایسی گرویدگی کا ثبوت دیا۔ کہ قطبِ وقت اور ولیٔ زمانہ قرار پائے۔ اس وجہ سے سکھوں میں بھی مخالفت پیدا ہو گئی۔

تمام اقوام عالم جو کسی نہ کسی مذہب سے وابستہ ہیں۔ آخری زمانہ میں ایک موعود کی منتظر ہیں۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ آخری زمانہ کی جو جو علامات ان کی پستکوں میں مذکور ہیں۔ وہ سب موجودہ زمانہ میں نمایاں طور پر پوری ہو چکی ہیں۔ یہ غیر معمولی اتفاق اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ موعودِ کل ادیان ایک ہی شخصیت ہے۔ گو مختلف مذہبی کتابوں میں اسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندو جاتی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ کرشن علیہ السلام جو اپنے زمانہ کے مامور اور اوتار تھے۔ اُن کی آمدِ ثانی سے مراد میرا آنا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ روحانی حقیقت کی رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں۔ بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ)

اگر سکھ اور ہندو صاحبان ٹھنڈے دل سے غور کرتے۔ تو ان اعلانات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے۔ کیونکہ ان میں حضور نے کسی کی دلآزاری نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ مسلمہ بزرگوں کو اپنایا تھا۔ اور یہی وہ طرز عمل ہے۔ جو مختلف قوموں کے مابین صلح و آشتی کا سنگ بنیاد ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حقیقت کو نظر انداز کر کے مخالفت پر کمر باندھ لی گئی۔

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی نہایت پُر آشوب زمانہ اور لرزا دینے والے ہنگاموں میں گزری۔ ایسے مشکلات کے زمانہ میں کوئی متنفس آپ کا ہمدرد نہ تھا۔ حاکم و محکوم۔ امیر و غریب۔ عالم و جاہل اپنے و بیگانے۔ غرض سب نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ مگر پھر بھی آپ کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ بلکہ آپ صدق و سداد کا اعلان اور حق و راستی کا پرچار کرتے رہے۔ جس طرح ایک زبان بتیس دانتوں میں محفوظ ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں آپ پر سایہ افگن رہیں۔ اور انجام کار کامیابی اور کامرانی آپ کی قدم بوس ہوئی۔

"سالم"

ساکنانِ قادیان سے

خدا کے فضل سے سب خوش نصیب ہو تم لوگ
خلوص پر ہے تمہارے نظام کی بنیاد
اسی نواح میں پھر اترا کاروانِ حجاز
اسی فضا میں تڑپتی ہے پھر اذانِ بلال
نئی زمین۔ نیا آسمان۔ جہان نیا
تمہاری ملک ہیں قربانیوں کے گنج عظیم
فرشتے پڑھتے ہیں جو آسمان پر تسبیح
ہے جن کے حلق میں الحان [illegible]
تمہیں مسیح سے بخشش ہوا [illegible]

دعا گو
ر

کہ ساکنانِ دیارِ حبیب ہو تم لوگ
تمہاری ذات ہے تقویٰ نجیب ہو تم لوگ
محمد اور خدا کے قریب ہو تم لوگ
کہ بارگاہِ رضا کے نقیب ہو تم لوگ
بساطِ چرخِ کہن میں عجیب ہو تم لوگ
نگاہِ خلق میں بے شک غریب ہو تم لوگ
ادیمِ خاک پہ ان کے رقیب ہو تم لوگ

[illegible] روں کی طرف سے درخواستیں بغرض ملازمت موصول ہوئی ہیں [illegible] ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

جنگی قیدیوں کے متعلق

یورپ اور اسلام کے قوانین

اس وقت یورپین اقوام میں جنگی قیدیوں کے متعلق جو قوانین رائج ہیں۔ اسلامی قوانین کے ساتھ ان کا موازنہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انہیں کسی قدر وضاحت سے بیان کیا جائے۔ لیکن انہیں بیان کرنے سے قبل یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ یہ بہت ہی قریبی زمانہ میں وضع ہوئے ہیں۔ سترھویں صدی تک یورپ میں اسیران جنگ کو غلام بنانے کا دستور تھا۔ اٹھارویں صدی کے ابتداء میں فدیہ لے کر رہا کرنے یا قیدیوں کے تبادلہ کا طریق شروع ہوا۔ ۱۷۸۰ء میں انگلستان اور فرانس کے مابین یہ قرار پایا۔ کہ ایک سپاہی کی قیمت ایک پونڈ اور ایک امیر البحر یا مارشل کی قیمت ساٹھ پاؤنڈ رکھی جائے۔ لیکن ان تحریکات اور دستوروں کے ساتھ بہت ہی قریبی زمانہ تک یورپ میں قیدیوں کو قتل کرنے کا طریق بھی جاری رہا۔ چنانچہ ۱۷۹۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ یورپ کے مایۂ ناز جنرل نپولین نے یافا کی چار ہزار ترکی فوج کو جس نے جان بخشی کا وعدہ لے کر اطاعت قبول کی تھی۔ اس وجہ سے قتل کرا دیا۔ کہ وہ انہیں خوراک مہیا نہ کر سکتا تھا۔ اور نہ واپس بھیج سکتا تھا۔ اور اس سے بڑھ کر ۱۸۹۶ء میں یعنی آج سے صرف ۴۵ برس پیشتر ہسپانوی جنرل ویلر نے اسیران جنگ کو قتل کرا دیا تھا۔ اور ہزاروں نہتے باشندوں کو ایسی جگہ میں ٹھونس دیا تھا کہ وہ بھوکے پیاسے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ (Allison History of Europe III ×××)

گو اس وقت جو قوانین جنگی قیدیوں کے متعلق برتے جاتے ہیں۔ وہ کسی حد تک بہتر ہیں۔ مگر ان کی بناء بھی تعصب اور اپنا اپنا مفاد ہے۔ چنانچہ پروفیسر مارگن نے لکھا ہے کہ ہر سلطنت چونکہ اپنے سپاہیوں اور افسروں کی [illegible]

بہر حال اس جنگ میں جو قوانین عام طور پر برتے جاتے ہیں۔ ان کی بنیاد لیگ آف نیشنز نے ۱۹۲۹ء میں ایک میثاق کے ذریعہ رکھی تھی جو جنیوا میں ہوا۔ اس کا نفاذ ۱۹ جون ۱۹۳۱ء کو یورپ میں ہوا۔ اس کے رو سے جنگی قیدی وہ ہوتا ہے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں جنگی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہوا پکڑا گیا ہو۔ جنگی جہاز کا باورچی بھی پکڑا جائے تو وہ جنگی قیدی سمجھا جائے گا۔ لیکن تجارتی جہاز کا توپچی بھی جنگی قیدی نہیں ہے۔ ہر متحارب ملک جنگی قیدیوں کے سلسلہ میں ایک انفارمیشن بیورو قائم کرتا ہے۔ جس کا فرض ہے کہ ہر ملک کو جلد از جلد ان جنگی قیدیوں کی فہرست مہیا کر دے۔ جو اس کے ملک کی فوج نے پکڑے ہوں۔ اس فہرست میں ہر قیدی کا نام اور رینک وغیرہ کی تفصیل دی جاتی ہے۔ یہ محکمہ ہر قیدی کا باضابطہ ریکارڈ رکھتا ہے جس میں اس کی صحت روزمرہ کے مشاغل وغیرہ تک درج ہوتے ہیں۔ اور اس ریکارڈ کی ایک نقل مرکزی دفتر کو جو جنیوا میں قائم ہے۔ اور جو بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کا ایک صیغہ ہے بھیجدی جاتی ہے۔

ہر قیدی کے لئے میثاق جنیوا کی رو سے لازم ہے۔ کہ وہ اپنے متعلق تمام معلومات یعنی نام عہدہ۔ رجمنٹ کا نمبر وغیرہ وغیرہ صحیح طور پر بتائے۔ لیکن اگر کوئی قیدی ایسا نہ کرنا چاہے تو اسے اس بناء پر ڈرایا دھمکایا نہیں جا سکتا۔ قیدیوں کو قید تنہائی کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ وہ اپنے پاس اپنی وردیاں گیس ماسک اور دیگر ضروری اشیاء رکھ سکتے ہیں۔ اور اپنے حساب میں روپیہ بھی جمع کر سکتے ہیں۔ انہیں قیدیوں کے لئے ہوٹل کھول کر کاروبار کرنے کی بھی اجازت ہے روزانہ دو گھنٹے ان کے لئے ورزش کرنا ضروری ہے۔ ان کے مذہبی رسوم کی ادائیگی پر کوئی [illegible] عائد نہیں کی جا سکتی۔ جنگی قیدیوں کو [illegible] تنخواہ بھی دی جاتی ہے یعنی

جو ملک قیدی پکڑتا ہے۔ وہی ان کی تنخواہ ادا کرتا ہے۔ گویا آج کل جو جرمن قیدی انگریزوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان کی تنخواہ کا بار انگلستان کے خزانہ پر ہے۔ مگر تنخواہ وہ ملتی ہے جو قیدی بنانے والے ملک میں اسی رینک کی ہو۔ یہ تنخواہ قیدی کے حساب میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ اور وہ چاہے تو اپنے بیوی بچوں کو بھجوا بھی سکتا ہے۔ اس تنخواہ کو کسی صورت میں ضبط نہیں کیا جا سکتا اور اس کے لئے شرح تبادلہ بھی وہی رہتی ہے۔ جو جنگ کے آغاز کے وقت ہو۔

جنگی قیدیوں میں غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی اگر چاہیں تو اجرت پر کام کر سکتے ہیں۔ لیکن افسر نہیں۔ کام کرنے کی صورت میں ہفتہ میں کم سے کم ایک دن کی رخصت ضروری ہے۔ قیدیوں کی صحت وغیرہ کا بھی پوری طرح خیال رکھا جاتا ہے۔ مسٹر تولل بی تھاچین نے اخبار سنڈے سٹینڈرڈ مجریہ ۴ جنوری ۱۹۴۲ء میں ایک مضمون کے دوران میں لکھا ہے۔ کہ جرمن بھی ان قواعد پر پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ حفظان صحت کے پیش نظر بہت سے قیدیوں کو ناکافی جگہ میں اکٹھے نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر کوئی قیدی فرار میں کامیاب ہو جائے۔ اور ایسا اتفاق ہو۔ کہ دوبارہ پکڑا جائے۔ تو اس کے پہلے فرار کی اسے کوئی سزا نہیں دی جا سکتی۔ قیدیوں کو سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ تیس دن کی سزائے قید۔ اس صورت میں انہیں بارک میں نظر بند رکھا جاتا ہے۔ جیل خانہ میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ ان قیدیوں کو کھانے پینے کی اشیاء کے پارسل وغیرہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ انگریز قیدیوں کو جرمنی میں اور جرمن قیدیوں کو انگریزی علاقوں میں پارسل بھجوائے جاتے ہیں۔ ایسے کسی پارسل کا وزن ساڑھے پانچ سیر سے زیادہ نہیں ہونا چاہئیے موسم سرما میں ہر قیدی کو ہفتہ میں دو بار ایسے پارسل موصول ہو سکتے ہیں۔ اور یہ ریڈ کراس سوسائٹی کے مرکزی دفتر واقع جنیوا کی وساطت سے بھیجے جاتے ہیں۔ ان پارسلوں پر اس سوسائٹی کی مہر ہونی لازمی ہے۔ اس مہر کے یہ معنی ہیں کہ اسے سنسر کرنے کی ضرورت نہیں۔

جرمن گندم کی روٹی قریباً سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اس لئے جرمن قیدی سیاہ رنگ کی روٹی پسند کرتے ہیں اور انگریز قیدی سفید رنگ کی۔ اس لئے یہ دونوں حکومتیں ریڈ کراس سوسائٹی کی وساطت سے ضروری مقدار میں گندم کا تبادلہ کر لیتی ہیں۔ تا دونوں کے جنگی قیدیوں کے لئے سہولت رہے۔ انگریز قیدیوں کے لئے سگریٹ اور تمباکو بھی انگلستان سے آتا ہے۔ کسی قیدی کے رشتہ دار اگر چاہیں۔ تو اس کے نام ذاتی پارسل تین ماہ کے عرصہ میں ایک دفعہ بھیج سکتے ہیں۔ افسر ہفتہ میں تین خط اور چار پوسٹ کارڈ لکھ سکتے ہیں۔ اور سپاہی مہینہ میں دو خط اور چار پوسٹ کارڈ۔ خط لکھنے کے لئے ایک خاص قسم کا چمکدار کاغذ استعمال کرنا لازمی ہے۔ جس پر نظر نہ آنے والی روشنائی سے لکھنا ممکن نہیں۔

حتی الوسع قیدیوں کی سہولت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ موجودہ جنگ کے ایک جرمن قیدی کو جو ایک آب دوز کا کمانڈر تھا۔ اس کے ہاں لڑکے کی پیدائش زچہ و بچہ کی صحت و عافیت کی خبر موصول ہونے پر فوراً پہونچائی گئی۔ اسی طرح لنکاشائر کے رہنے والے دو انگریز افسروں کو جرمنوں کی قید میں فوراً یہ اطلاع پہونچائی گئی۔ کہ ان کے ہاں بچے پیدا ہوئے ہیں۔ نیز ان کے فوٹو بھی۔

یہ مختصر سا خاکہ ہے ان قوانین کا جو جنگی قیدیوں کے لئے یورپ کے ممالک نے تجویز کر رکھے ہیں۔ اور جن پر سمجھا جاتا ہے۔ کہ عام طور پر عمل ہو رہا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ وہ سلوک ہے جو برسرپیکار ممالک ایک دوسرے کے قیدیوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جو ممالک شکست کھا کر عارضی صلح کر چکے ہوں۔ ان کے قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہوتا۔ مثلاً فرانس کے لاکھوں فوجی اس وقت جرمنوں کی قید میں ہیں۔ ان کے اخراجات کا تمام بار فرانس کے خزانہ پر پڑتا ہے۔ اور اس طرح وشی گورنمنٹ نازیوں کو گراں بہا رقم ادا کرنے پر مجبور ہے۔ پھر ایک اور مصیبت یہ ہے۔ کہ اگر کوئی منچلا فرانسیسی اپنی قومی غیرت سے مجبور ہو کر کسی جرمن کو قتل کر دے۔ تو نازی حکام اس کے خون بہا کے طور پر ایک یا جتنے مناسب سمجھیں فرانسیسی قیدیوں میں سے قتل کر سکتے ہیں۔

آئندہ قسط میں جنگی قیدیوں کے متعلق اسلام کے قوانین اور احکام بیان کئے جائیں گے۔ اس مضمون میں یورپ کے قوانین اس وجہ سے

علمائے آریہ سماج کا آخری امتحان اور ان کیلئے پچاس۵۰ روپے انعام

الفضل کے ایک پرچہ میں خاکسار نے ایک مضمون "ویدوں کے الہامی ہونے کے متعلق آریہ سماجیوں کو چیلنج" کے عنوان سے لکھا تھا۔ جس میں ان کے مشہور علماء کے نام لکھ کر ان سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ "سوامی دیانند جی نے ویدوں کے نزول کا طریق بتاتے ہوئے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "سرشٹی کے شروع میں پرماتما نے اگنی وایو۔ آدتیہ اور انگرا رشیوں کے دل میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔ شتپتھ برہمن کانڈ ۱۱ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۸)

یہ ان کا دعویٰ سچا نہیں ہے۔ اگر آریہ سماج اس دعویٰ کو سچا سمجھتی ہے۔ تو سب آریہ پنڈت عموماً۔ اور پنڈت رام چند صاحب دہلوی۔ کالی چرن صاحب آگرہ۔ بھگوت دت صاحب لاہور خصوصاً اس دعوے کو سچا ثابت کر کے دکھائیں۔ مگر افسوس کہ کسی بھی آریہ سماجی ودوان نے اپنے سوامی جی کے اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کی جرأت نہیں کی۔ لہذا آج میں پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ سوامی جی کا یہ دعویٰ قطعاً صحیح نہیں۔ کیونکہ ویدوں کے متعلق شتپتھ برہمن کے کانڈ ۱۱ میں یہ لکھا ہے:۔

"پرجاپتی نے مخلوق کو پیدا کرنے کی غرض سے تپسیا کی۔ اس تپسیا سے تین جہان پیدا ہوئے۔ یعنی زمین، آسمان اور جنت۔ تب اس نے اور مخلوق پیدا کرنے کی غرض سے ان تینوں جہانوں کو تپایا۔ تو ان تینوں جہانوں سے تین چمکدار چیزیں یعنے روشنیاں پیدا ہوئیں۔ زمین میں سے اگنی (آگ) آسمان میں سے وایو (ہوا) جنت میں سے سوریہ (سورج)۔ پرجاپتی نے پھر اور مخلوق پیدا کرنے کی غرض سے ان تینوں روشنیوں کو تپایا۔ تو ان تینوں میں سے تین وید پیدا ہوئے۔ اگنی (آگ) میں سے رگوید۔ وایو (ہوا) میں سے یجروید۔ اور سوریہ (سورج) میں سے سام وید پیدا ہوا۔"

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ اس عبارت میں نہ انگرا رشی کا نام ہے۔ اور نہ ہی سوامی جی کے منتخب کردہ آدتیہ رشی کا اور نہ ہی اتھروید کا نام۔ اور نہ ہی کسی اور انسان کا نام۔ بلکہ یہاں تو صرف اگنی۔ وایو اور سوریہ میں سے رگ یجر اور سام کا پیدا ہونا بیان ہوا ہے۔ اور یہ تینوں لغت کے لحاظ سے اور اس عبارت کے سیاق وسباق کے اعتبار سے بھی محض آگ۔ ہوا۔ اور سورج کے ہی نام ہیں۔ ہرگز ہرگز کسی رشی یا عام انسان کے نام نہیں۔ اس لئے میں ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں۔ کہ سوامی جی نے موجودہ ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کے لئے یہ بے بنیاد دعویٰ پیش کیا۔ اگر کوئی آریہ سماجی دوست شتپتھ برہمن سے سوامی جی کے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر دیں تو میں اسے پچاس۵۰ روپے انعام دونگا۔ آریہ صاحبان کا فرض ہے کہ سوامی جی کے اس دعویٰ کو صحیح ثابت کریں۔ لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح یقینی ہے کہ نہ صرف ہم پر بلکہ سب دنیا پر واضح ہو جائیگا کہ آریہ صاحبان اپنے رشی کے اس دعویٰ کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

جواب کا منتظر:۔ ناصر الدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

سال رواں کیلئے ایام تبلیغ۔ یوم سیرۃ النبیؐ۔ یوم سیرۃ پیشوایان مذاہب

امسال بھی حسب دستور۔ یوم سیرۃ النبی۔ ایام تبلیغ۔ یوم سیرۃ پیشوایان مذاہب مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ احباب ان ایام کو یاد رکھیں۔ اور پوری کوشش سے انہیں کامیاب بنائیں۔ آجکل جبکہ ہر طرف بد امنی اور طوفان ضلالت برپا ہے۔ اسلام ہی وہ چیز ہے۔ جس میں ہر دکھ کا علاج۔ ہر مصیبت کا درماں۔ اور ہر کامیابی کا راز موجود ہے۔ حقیقی اسلام یعنے احمدیت ہی وہ کشتی ہے۔ جو اس پُرخطر سمندر سے پار لے جا سکتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ تن من دھن سے اشاعت اسلام میں لگے رہیں۔ وباللہ التوفیق۔ مقرر کردہ دن حسب ذیل ہیں:۔

(۱) یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔ بتاریخ ۲۹ امان ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۹ مارچ بروز اتوار بیادگار اشاعت کتاب سراج منیر تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۴ مارچ ۱۸۹۷ء۔

(۲) یوم تبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان:۔ بتاریخ ۴ ہجرت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۴ مئی ۱۹۴۲ء بروز اتوار۔ بیادگار مباحثہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وعبداللہ آتھم ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء۔

(۳) یوم سیرۃ پیشوایان مذاہب:۔ بتاریخ ۱۸ اخاء ۱۳۲۱ ہش مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار۔ بیادگار اشاعت کتاب کشتی نوح۔ تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء

(۴) یوم تبلیغ برائے مسلم صاحبان:۔ بتاریخ ۲۹ نبوت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار۔ بیادگار رحلۃ الوداع قادیان بتاریخ ۲ نومبر ۱۸۹۹ء۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک فعال جماعت ہے۔ اور جو عقیدت اور اخلاص افراد جماعت کو اپنے پیارے امام سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات سے ہے۔ اس کا اعتراف مخالفین جماعت کو بھی ہے۔ اور یہ کہ احمدی جماعت نے دنیا کے سامنے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے امام کے ہر حکم پر اپنی جان ومال سے لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

جب احباب جماعت کے اخلاص اور اطاعت کا یہ حال ہے۔ تو جماعت کے مخلصین جب اس امر کو معلوم کریں گے۔ کہ ان کے امام نے پہلی مجلس مشاورت میں ہی یعنے ۱۹۲۲ء میں جماعت احمدیہ کے نمائندوں کے مشورہ سے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ نظارت تعلیم وتربیت جماعت کی تربیت کے مدنظر امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام کرے۔ اور احباب جماعت اس میں شریک ہو کر اس امتحان کو کامیاب بنائیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ حضور کے اس ارشاد پر اپنی روایات سابقہ کے مدنظر اس رنگ میں عمل نہیں کریں گے۔ جو اس امر کو ثابت کر دے۔ کہ مومنوں کی جماعت کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ پیچھے کی طرف نہیں جاتا۔

سیکرٹری تعلیم وتربیت کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احباب جماعت میں تحریک کریں۔ کہ وہ اس امتحان میں شریک ہوں۔ جس کا انتظام نظارت نے دوستوں کی سہولیت کے لئے کر رکھا ہے۔ اور ان دوستوں کے پتوں سے اطلاع دیں۔ جو اس امتحان میں شریک ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ میں جماعت کے مخلصین سے بھی امید کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہو کر ان برکات سے متمتع ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

اعلان

نظارت ہذا میں دو ہوشیار کمپونڈروں کی طرف سے درخواستیں بغرض ملازمت موصول ہوئی ہیں پرائیویٹ پریکٹیشنر احباب کو اگر ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

تفسیر کبیر جلد اول

جو دوست تفسیر کبیر جلد اول خریدنے کی اطلاع دیں۔ وہ براہ مہربانی اپنا مکمل پتہ تحریر فرمایا کریں۔ نیز یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے سابقہ شائع شدہ جلد خریدی ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر نئے خریدار بننا چاہیں۔ تو براہ مہربانی کچھ رقم پیشگی تفسیر کبیر جلد اول کے لئے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ نئے خریداروں کے لئے کچھ رقم بطور پیشگی بھیجنا ضروری ہے بغیر حصول پیشگی نئے خریداروں کا نام درج نہ کیا جا سکے گا۔

انچارج تحریک جدید قادیان

میدان جنگ میں جانیوالے بھائیوں کیلئے

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" ہمارے ہزاروں بھائی ایسے ہیں۔ جو میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ (یا جو ہندوستان میں چھاؤنیوں میں کام کر رہے ہیں۔) ان تک اخبار نہیں پہنچ سکتا۔ کہ اس ذریعہ سے انہیں تحریک کا علم ہو۔ اور دفتر (تحریک جدید) کے پاس ان کے پتے نہیں۔ کہ براہ راست ان کو تحریک کی جاسکے۔ اور چونکہ ان ہندوستانی افراد اور ہندوستانی جماعتوں کیلئے جو ہندوستان سے باہر ہیں وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ اور ان جنگ پر جانے والے احمدیوں میں سے کسی کا باپ ہندوستان میں موجود ہے۔ کسی کا بیٹا موجود ہے۔ کسی کا بھائی موجود ہے۔ اور کسی کا کوئی دوست اور عزیز موجود ہے۔ اور انہیں اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پتے معلوم ہیں۔ اس لئے میں ایسے تمام دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ چونکہ باہر اخبارات نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے وہ خطوط کے ذریعہ اپنے اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کو اطلاع دیدیں کہ تحریک جدید کے آٹھویں سال کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے۔ انہیں چاہیے کہ جلد جلد اپنے وعدوں کی اطلاع یہاں بھجوا دیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں میدان جنگ میں جانیوالے عزیز و اقرباء جہاں خطوط کے ذریعہ اپنے عزیزوں کو تحریک جدید کے آٹھویں سال کے مطالبہ کی اطلاع کریں تا وہ سال ہشتم میں شامل ہوں وہاں چاہیئے۔ کہ میدان جنگ میں جانے والے بھائی کے پورے پتے سے "دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" کو بھی اطلاع فرما دیں۔ اور اس پر ہندوستان میں رہنے والے خویش و اقارب کو فوری توجہ کر کے اطلاع دینی چاہیئے۔ تا وہ ۳۰ اپریل تک اپنا وعدہ ڈاکخانہ میں ڈال سکیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

وفد مبلغین یو۔پی کا پروگرام

مبلغین دعوۃ و تبلیغ کا ایک وفد جو مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل۔ مولوی عبد المالک صاحب فاضل دگیانی عباد اللہ صاحب پر مشتمل ہے۔ گونڈہ۔ بلرام پور۔ اجودھیا۔ فیض آباد۔ بنارس کا دورہ کریگا۔ اس کے بعد لکھنؤ واپس آکر کانپور۔ مین پوری۔ ازاں بعد شاہجہان پور۔ پیلی بھیت بریلی۔ مراد آباد سے ہو کر ڈیرہ دون جائے گا۔ جن جن تاریخوں پر مبلغین نے کسی مقام پر پہنچنا ہو گا۔ وہاں کی جماعت کو وہ پہلے اطلاع دیدینگے امید ہے۔ کہ جماعتیں مبلغین سے تعاون کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ہماری مشکلات اور احباب کرام

اخباری کاغذ کا مسئلہ دن بدن نازک تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بحر الکاہل میں جنگ کی موجودہ صورت حالات نے کینیڈا وغیرہ سے کاغذ کی درآمد کو قریباً ناممکن بنا دیا ہے۔ ہندوستان میں کاغذ اس قدر تھوڑا بنتا ہے۔ کہ وہ یہاں کی ضروریات کے لئے قطعاً ناکافی ہے۔ ان حالات میں اخبارات جن مصائب میں سے گذر رہے ہیں۔ اور جو آئیندہ انہیں پیش آسکتے ہیں۔ ان سے احباب ناواقف نہیں ہو سکتے۔ ذرائع رسل و رسائل کی روز افزوں مشکلات اور تجارتی مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے ہم علی الخصوص جن صبر آزمائشوں کا ہدف بنے ہوئے ہیں وہ ہر صاحب بصیرت انسان کی سمجھ میں بخوبی آسکتی ہیں۔

"الفضل" ۲۰ × ۲۶ سائز پر چھپتا ہے۔ لیکن بازار میں اس سائز کا کاغذ ناپید ہے اس لئے ہمیں مجبوراً ۲۲ × ۲۹ سائز کا کاغذ خریدنا پڑا ہے۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم اخبار کے بقاء کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کر رہے اگر ان حالات میں احباب ذرا بھی اپنے اس واحد قومی روزنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کریں تو ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم موجودہ مشکلات و مصائب کے ہولناک بھنور میں سے "الفضل" کی کشتی کو کامیابی کے ساتھ کھینے میں کامیاب ہو جائینگے ہم اگر یہ شکوہ کریں تو نامناسب نہ ہوگا۔ کہ بہت سے اصحاب ابھی تک اس نہایت اہم امر کی طرف سے غافل ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر بھی باعث افسوس ہے۔ کہ بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں ہماری پے در پے التجاؤں کے باوجود سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سے دوست ایسے ہیں جو اپنی سہولت کے پیش نظر یکمشت چندہ ادا کرنے کی بجائے ماہوار قسط وار ادائیگی کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ پھر بعض دوست ادائیگی کا وعدہ کرنے کے باوجود بروقت ادائیگی کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ یہ سب باتیں ہماری ہمتوں پر اوس ڈالنے والی ہیں۔ جن کی کم سے کم اس نازک زمانہ میں توقع نہیں کی جاسکتی۔

"الفضل" کے چندہ کی ادائیگی کو براہ کرم ایسا ہی ضروری سمجھا جائے جیسا دوسری اہم ضروریات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وی۔پی کا بلا وجہ واپس کر دینا ناپسندیدہ امر ہے۔ لیکن ہر دفعہ کچھ دوست ایسے نکل آتے ہیں۔ جو دفتر کے بار بار اعلانات اور بہت عرصہ پہلے وی۔پی کی اطلاع شائع کر دینے کے باوجود وی۔پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم اس ضمن میں احباب سے پورے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

نیازمند

مینیجر "الفضل" قادیان

اعلان نکاح

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے یکم فروری ۴۲ء (یکم ماہ تبلیغ ہش ۱۳۲۱) بعد نماز عصر محمد اکرم صاحب ولد شیخ محمد امین صاحب مرحوم اور لفٹنٹ شمیم احمد صاحب ولد منشی کریم بخش صاحب ساکن دہلی کا نکاح۔ شوکت بیگم صاحبہ اور حمیدہ بیگم صاحبہ دختران شیخ عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ایک ہزار روپے مہر پر مسجد مبارک میں اعلان فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج مورخہ ۲ فروری بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں خاص طور پر مجمع سمیت دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار عبد المجید سکرٹری تعلیم و تربیت لاہور

چندہ جلسہ سالانہ

"تمام عہدیداران جماعت احمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی مکمل وصولی کیطرف فوری توجہ فرمادیں۔ نیز احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ اپنا اپنا بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا فرما کر

وی۔ پی وصول فرمالئے جائیں!

ہم نے ۹ر فروری کو ان اصحاب کی فہرست جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر فروری تک ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ جو اصحاب چندہ ارسال فرما چکے ہیں۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ ان کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی سب احباب سے گذارش ہے۔ کہ براہ کرم وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ کوئی دوست بھی موجودہ صبر آزما مشکلات میں وی۔ پی واپس کر کے دفتر کی مالی دقتوں میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہونگے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنگاپور- ۸ر فروری- آج دشمن کی گولہ باری اور بم باری جزیرہ پر بہت بڑھ گئی- ملایا اور سنگاپور کے درمیان سنگاپور کے مشرقی سرے پر ایک چھوٹا سا جزیرہ پولن روبن ہے- جو پانچ میل لمبا اور ایک میل چوڑا ہے- جاپانی فوجیں اسپر اتر پڑی ہیں- یہاں کوئی ڈیفنس کا انتظام نہ تھا- جاپانی توپیں سنگاپور کے مکانات پر بارہ میل سے گولہ باری کر رہی ہیں مگر ہماری توپوں نے انہیں گولہ باری کر کے خاموش کر دیا ہے- جاپانی طیاروں نے سورابایا کے بڑے سمندری اڈہ پر پھر حملہ کیا- مگر معمولی نقصان ہوا- پینتیس ۳۵ آدمی ہلاک اور ساٹھ زخمی ہوئے- مشرقی جاوا پر بھی جاپانی جہاز اڑتے رہے- بزنگ پر بھی بم باری کی- پالیمبانگ پر دشمن کی بم باری سے ہمارے کچھ جہاز تباہ ہو گئے- نیوگنی پر بھی بمباری ہوئی- مگر نقصان نہیں ہوا- شمالی سماٹرا پر بھی جاپانی طیارے اڑے- آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر آج پہلا ہوائی حملہ ہوا-

رنگون- ۹ر فروری- جمعہ کی شب کو رنگون پر سب سے بڑا ہوائی حملہ ہوا- پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دشمن کے طیارے تین گھنٹے تک حملے کرتے رہے- شہر کے علاوہ پر بھی حملے ہوئے جگہ نقصان بہت کم ہوا- غالباً جاپانی دریائے سالوین کو پار کرنے سے قبل برما کی ہوائی طاقت کو ختم کرنا چاہتے ہیں-

سنگاپور- ۸ر فروری- سنگاپور کے کمانڈر انچیف نے ایک تقریر میں کہا کہ چند فوجوں کو ہٹالینے یا کسی بحری اڈہ سے ذخائر یا چند فوجیوں کو ہٹالینے کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں ہوائی امداد حاصل نہیں- عورتوں کو اس لئے باہر بھیج دیا گیا- کہ خوراک کی قلت نہ ہو- ہم اس جزیرہ کی حفاظت کریں گے- اور ہمیں باہر سے امداد مل رہی ہے-

بٹاویہ- ۸ر فروری- رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جاوا میں جنرل ویول کے ہیڈ کوارٹر پر جاپانیوں کا حملہ ہونے والا ہے کل جزیرہ بالی پر حملہ ہوا- وہ اس کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے- ممکن ہے یہ حملہ سنگاپور پر حملے کے ساتھ ہی ہو-

رنگون- ۸ر فروری- آج گورنر برما نے اہل برما کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا- کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے کہ ملک کا انتظام فوج کے حوالے کیا جانیوالا ہے- انتظام بدستور سول کے ہاتھ میں رہیگا- اور ہیڈ کوارٹرز رنگون میں ہی رکھے جائینگے- وقت آگیا ہے کہ ہم بہت جلد دشمن پر جوابی حملے کر کے اسے ملک سے نکال دیں گے- ہم نے تہیہ کر رکھا ہے- کہ دشمن کو شہر میں نہ پہنچنے دیں گے-

رنگون- ۸ر فروری- ایک اعلان مظہر ہے کہ جنرل ویول حال ہی میں مختصر سے دورہ پر برما تشریف لائے تھے-

واشنگٹن- ۹ر فروری- باتان کے جزیرہ میں دشمن کی فوجیں اندر گھس آئی تھیں مگر زبردست جوابی حملہ کر کے انہیں پسپا کر دیا گیا-

لنڈن- ۹ر فروری- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں خانگی استعمال کے صابن کا راشن ختم ہو گیا ہے- اس طرح صابن کے خرچ میں اسی فیصدی کمی ہو جائے گی-

رنگون- ۸ر فروری- برما میں تین جاپانی جاسوس پکڑے گئے- جنہیں گولی مار دی گئی- جنرل ہٹن کمانڈر انچیف برما نے ایک بیان میں کہا- ممکن ہے- جاپانی مرتبان میں ہماری فوجوں کے پیچھے اپنے سپاہی اتارنے کی کوشش کریں جیسا کہ انہوں نے مغربی ملایا کے ساحل پر اتار دی تھیں مگر اب ہمارا کا پوزیشن پہلے سے زیادہ مضبوط ہے-

چنگکنگ- ۸ر فروری- برما کے کمانڈر انچیف جنرل ہٹن حال ہی میں چین آئے اور چینی فوجوں کی تنظیم دیکھکر بہت متاثر ہوئے- چینی فوج کی بھاری جمعیت برما میں مورچے سنبھال چکی ہے- اور مزید فوج برما پہنچ رہی ہے-

لاہور- ۸ر فروری- آج بھی بیوپاریوں نے اختر علی خان صاحب آف زمیندار کی سرکردگی میں جلوس نکالا گیا- ۱۰۱ ستیہ آگرہی گرفتار کر لئے گئے- سرگودھا- اوکاڑہ- گوجرانوالہ- شیخوپورہ- جالندھر- منٹگمری- بٹالہ- اوکاڑہ- جگراؤں- ملتان- جہلم- انبالہ- زیرہ- فیروزپور- لدھیانہ وغیرہ میں بھی گرفتاریاں ہوئیں- تمام پنجاب میں پانسو بیوپاری گرفتار ہوئے- امرتسر- لائلپور- وزیر آباد- گجرات وغیرہ شہروں میں بھی ستیہ آگرہ ہوا- مگر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی-

لاہور- ۸ر فروری- ایک دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان صاحب نے کہا کہ اگر تاجروں کے کسی طبقہ کو بکری ٹیکس ایکٹ کے سلسلہ میں کوئی خاص دقت درپیش ہو اور وہ اسے پیش کرے- تو اس پر ہمدردانہ غور کیا جاسکتا ہے- ہندوستان سے باہر جانے سے قبل بیوپاریوں کے نمائندوں نے مجھ سے جو مطالبات کئے تھے- وہ میں نے منظور کر لئے- ٹیکس کے لئے آمد کے معیار کے متعلق میں نے نمائندوں سے کہا تھا- کہ اگر مناسب رنگ میں حکومت سے درخواست کی جائے- تو میں اسمبلی سے سفارش کروں گا- کہ معیار کو بلند کر دے- آپ نے کہا- امرتسر کے بڑے بڑے بزازوں نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ ٹیکس نچلے درجہ پر لگایا جائے بڑے پر نہ لگایا جائے- لیکن میں بڑے بیوپاریوں کو چھوڑ کر چھوٹوں پر ٹیکس لگانا بہت زیادتی سمجھتا ہوں-

امرتسر- ۸ر فروری- یہاں کے ایک مشہور لکھ پتی بزاز لالہ منی لال اور اس کی بیوی نے زہر کھا کر خودکشی کر لی- لالہ جی کو بلوریسی کا عارضہ تھا- اور وہ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے- آپکی عمر صرف ۴۵ سال تھی-

لنڈن- ۸ر فروری- معلوم ہوا ہے- کہ جرمنی اور اٹلی کے عارضی صلح کے کمشنوں نے وشی گورنمنٹ سے کوئی سمجھوتہ کیا ہے- جس کے رُو سے فرانسیسی جہازوں میں سامان جنگ اور سامان خورونوش لیبیا جا رہا ہے- ایڈمرل ڈارلان کی اجازت سے ٹیونس کی بندرگاہ بھی اس غرض کے لئے استعمال کی جا رہی ہے-

واشنگٹن- ۸ر فروری- امریکہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے- کہ جرمنی اور اٹلی کی آب دوزیں بحر اوقیانوس اور امریکہ کے پانیوں میں ایک وسیع رقبے پر حملے کر رہی ہیں مگر اتحادی تجارتی جہاز زیادہ سے زیادہ کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں- ایک سرکاری اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہنسیلا کے جنوب مشرقی ساحل کے قریب جاپانیوں نے خفیہ طور پر توپیں نصب کر رکھی تھیں- جہاں سے انہوں نے تین گھنٹہ تک ہمارے مورچوں پر زبردست گولہ باری کی- مگر کوئی مالی نقصان نہیں ہوا-

لنڈن- ۸ر فروری- معلوم ہوا ہے- کہ جنرل گوئرنگ جرمن کارخانوں کے لئے اطالوی مزدور حاصل کرنے کی غرض سے روم آیا- شمال مشرقی فرانس اور پیرس کے اردگرد کے علاقہ میں بھی جرمن حکام زور شور سے مزدور اور کاریگر بھرتی کر رہے ہیں- ان کا پروگرام یہ ہے کہ جرمن مزدوروں کو فوج میں شامل کر کے موسم بہار کے آغاز کے ساتھ ہی مزید بیس لاکھ تازہ دم فوج کے ساتھ روس پر ہلہ بول دیا جائے- سیلشیا میں تیس ڈویژنوں کو اسی لئے ٹریننگ دی جا رہی ہے-

واشنگٹن- ۸ر فروری- مسٹر روزویلٹ نے حکم دیا ہے کہ تمام مشینی گاڑیاں فوج کے حوالہ کر دی جائیں- باقی ماندہ ریزرو دستوں کو بھی فوجی خدمت کے لئے طلب کر لیا گیا ہے-

تنجیر- ۸ر فروری- آج یہاں عربوں اور ہسپانوی باشندوں نے برطانی اداروں کے سامنے مظاہرے کئے- ایک برطانی پوسٹ آفس کو نقصان پہنچا- کئی گھروں پر بھی حملہ کیا گیا- بہت سی کھڑکیاں توڑ دی گئیں- چند روز ہوئے تنجیر کے ساحل پر ایک بم پھٹا تھا- اور یہ مظاہرے اسی کے نتیجہ میں ہوئے-

لنڈن- ۸ر فروری- وشی کی ایک خبر مظہر ہے کہ مارشل پیٹان جنرل فرانکو سے ملاقات کے لئے سپین جا رہے ہیں- آپ کے ساتھ سول کیبنٹ کے ڈائرکٹر زبھی ہوں گے-

لنڈن- ۸ر فروری- رُوسی فوجوں نے لینن گراڈ کے محاذ پر جرمن فوجوں میں رخنہ ڈال دیا ہے- بہت سا جرمن سامان بھی تباہ کیا گیا ہے-

برسٹل- ۸ر فروری- سر سٹیفورڈ کرپس نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اتحادیوں نے رُوس کو پُوری پُوری مدد دی- تو وہ جرمنی کو آئندہ سال شکست دے سکتا ہے- ورنہ نہیں- فتح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے- کہ دونوں مستقبل کے متعلق واضح پالیسی کا اعلان کریں- اور یورپ کی از سر نو تعمیر کے متعلق فیصلہ کریں- ورنہ دونوں میں شکوک پیدا ہو سکتے ہیں- اور ابھی پہلے شکوک ہی تاریخی حیثیت رکھنے کی وجہ سے دُور نہیں ہوئے- آپ نے کہا- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ فوری قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا- گویا وہ شریک جنگ نہیں- بلکہ محض تماشائی ہے-

لاہور- ۸ر فروری- پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے صوبہ کے حالات کے پیش نظر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے صدر کانگرس سے اجازت طلب کی ہے+

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی۔